



## سوال

(376) وقف کے متولی کی شروط

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مقدمہ وراثت میں چند اشخاص منصف قرار پائے ہیں جس میں ترکہ کا چارم حصہ بوصیت مورث وقف کیا جانا واسطے تعلیم علوم دینیہ کے بشہادت ورثہ ثابت ہوا ہے بانی کا بیٹا چاہتا ہے کہ میں ہی اس وقف کا متولی مقرر کیا جاؤں مگر منصفوں کو اس کے متولی وقف ہونے کی صورت میں شبہ ہے کہ وہ صحیحی طرح اس منصب کو پورا نہیں کرے گا کیونکہ وہ عالم نہیں ہے اور احکام شرعیہ بھی پوری طرح نہیں برتتا۔ اس صورت میں بانی کا لڑکا متولی مقرر کیا جائے یا منصفوں کو اس کا حق ہے کہ اس وقف کا ایسے شخص کو متولی مقرر کریں جو اس وقف کی پوری حفاظت کرے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں بانی کا بیٹا متولی وقف نہیں مقرر کیا جاسکتا کسی وجہوں سے پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ تولیت کا طالب ہے اور تولیت کا طالب صالح تولیت نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ احکام شرعی نہیں برتتا اور ایسا شخص فاسق ہے اور فاسق بھی صالح تولیت نہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ متولی ایسے شخص کو ہونا چاہیے جو اپنے منصبی کام کرنے میں عاجز نہ ہو اور جو شخص کہ عالم نہیں ہے وہ تعلیم علوم کی نگرانی نہیں کر سکتا فتاویٰ عالمگیری (2/504) پر ملاحظہ فرمائیے

"الصالح للنظر من لم یسأل الولاية للوقف ویس فیہ فسق یعرف بکذابی فح القدر"

(وقف شدہ چیز کا نگران وہی شخص مناسب ہے جو اس کی ولایت کا خود سوال نہیں کرتا اور اس میں معروف و مشہور رفیق بھی نہ ہو۔ فتح القدر میں ایسے ہی ہے) درمختار (419/3) پر ملاحظہ فرمائیے میں ہے "قالوا: من طلب التولية علی الوقف لا یعطى له" (انہوں نے کہا ہے کہ جو وقف کی تولیت کا طالب ہے اسے یہ تولیت نہ سونپی جائے) "درمختار مع رد المختار" (419/3) میں ہے:

(ویسزع) وجوباً بزازیہ (لو) الواقف در دفعیہ بالاولی (غیر مومن) او عاجزاً"

(وجوباً اس سے پھین لیا جائے گا (بزازیہ) اگرچہ وہ واقف ہی ہو (درد) لہذا دوسرا کوئی شخص تو زیادہ اس لائق ہے (کہ اس سے یہ منصب پھین لیا جائے) خصوصاً جب وہ غیر مومن (اس کو ٹھیک طرح ادا کرنے سے) عاجز ہو) اس صورت میں منصفوں کو حق ہے بلکہ ضرور ہے کہ اس وقف کا کسی ایسے شخص کو متولی مقرر کریں جو عالم اور دیانت دار ہو اور اس کام کے ادا کرنے کی پوری لیاقت رکھتا ہو اور شرعی احکام پوری طرح برتتا ہو۔ اگر منصف لوگ ایسا نہ کریں گے یعنی لائق کو متولی مقرر نہ کریں گے اور نالائق مقرر کریں گے۔ تو ان کی یہ



کاروائی شرعاً صحیح نہ ہوگی اور گنہگار بھی ہوں گے۔ "ردالمحتار" (421/3) میں ہے۔

"وفی آخر الفتن الثالث من الاشباہ اذ اولی السلطان مدرسا لیس باہل لم تصح تولیتہ"

("الاشباہ" کے فن ثالث کے آخر میں ہے کہ جب سلطان کسی نااہل مدرس کو مستقین کر دے تو اس کی تولیت درست نہ ہوگی) نیز اسی میں ہے۔

"وصرح البرزازی بان السلطان اذا اعطی غیر المستحق فقد ظلم بمنح المستحق واعطاء غیر المستحق" [1]

(بزاری نے یہ صراحت کی ہے کہ جب سلطان کسی غیر مستحق کو (عطیہ و منصب وغیرہ) دے تو اس نے مستحق سے روک کر اور غیر مستحق کو دے کر ظلم کیا)

[1] - الدر المختار (421/4)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الوقف، صفحہ: 590

محدث فتویٰ